آپریشن ''بے انتہا ظلم''

محمد عطاء اللہ صدیقی

۷/اکتوبر ۲۰۰۱ء کی رات انسانی تاریخ میں ''شبِ ظلمات'' کہلائے گی۔ ظالم امریکہ نے میزائلوں، راکٹوں اور بموں سے افغانستان کی دھرتی پر آتش و آہن کی بارش برسا دی، وہ سوکھی دھرتی، جو عرصہ دراز سے پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہی تھی، ایک دفعہ پھر مظلوم افغانیوں کے خون سے سیراب کر دی گئی۔ بھوک، ننگ اور افلاس کے مارے ہوئے قلاش افغانیوں کو لقمۂ اجل بنایا جا رہا ہے۔ روسی جارحیت کے مہیب سائے ختم ہوئے ہی تھے کہ امریکی دیو استبداد نے افغانستان میں رقص ابلیس شروع کر دیا ہے۔ اکتوبر کے مہینے میں سائبیریا سے آنے والے آبی پرندوں کے غول کے غول افغانستان سے گزر کر پاکستان اور دیگر ایشیائی علاقوں کے گرم پانیوں کی جھیلوں میں اترتے ہیں، مگر اس بار میزائل بردار امریکی جہازوں کے غول کے غول بحر ہند سے اڑ اڑ کر کابل، ہرات، قندھار، جلال آباد جیسے اجڑے ہوئے شہروں پر بمباری کر کے انہیں وحشت ناک کھنڈرات میں تبدیل کر رہے ہیں۔ دہشت گردی کے خاتمے کی آڑ میں انسان کشی کا ہولناک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ انسانیت تڑپ رہی ہے، شرافت سسک رہی ہے مگر انسانی حقوق کے منادوں کا کلیجہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہو رہا۔ مکانات ریزہ ریزہ ہو رہے ہیں، معصوم عورتیں، سہمے بچے اور کمزور بوڑھے شہری آبادیوں سے نکل کر آسمان کی چھت تلے ایڑیاں رگڑ رہے ہیں، مگر وحشیانہ بمباری اور راکٹوں کی گڑگڑاہٹ سے ابھی تک زمین دہل رہی ہے۔ آنکھیں قیامت سے پہلے قیامت کا منظر دیکھ رہی ہیں، ہر طرف ایک وحشت ہے، بربریت ہے، سفاکی ہے، بہیمت ہے، چنگیزیت ہے، جو راج کر رہی ہے۔

افغانستان کا نہ امریکہ سے معاشی ٹکراؤ ہے نہ اس کی افواج میں سپر پاور سے پنجہ لڑانے کا دم خم ہے۔ افغانستان نے عراق کی طرح نہ کسی قریبی ہمسائے ملک پر قبضہ کیا نہ اس کے موجودہ حکمران ملا عمر مجاہد نے پانامہ کے جنرل نوریگا کی طرح کبھی منشیات فروشوں کی سرپرستی کی ہے، طالبان افواج نے کبھی جاپانیوں کی طرح پرل ہاربر جیسا کوئی حملہ کیا ہے نہ ہی ویت نامی گوریلوں کی طرح امریکی افواج پر براہ راست حملے کئے ہیں۔ تو پھر آخر بے گناہ افغانوں کو خاک و خون میں کیوں نہلایا جا رہا ہے؟ ابھی کل ہی کی بات ہے، جب سوویت یونین افغانستان پر چڑھ دوڑا تھا تو یہی افغان امریکہ کے نزدیک انسانیت کے ہیرو تھے۔ مگر آج طالبان غیر مطلوب کیوں ہو گئے ہیں؟ ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان میں مرنے والے بے گناہ انسانوں کی ہلاکت ایک انسانی المیہ ہے، دہشت گردی کے اس بدترین واقعہ کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے، مگر ایک انسانی المیہ کا سوگ منانے کیلئے ''افغانی المیہ'' کا جواز کیونکر تلاش کیا جا سکتا ہے؟ انگریزوں نے ہٹلر کے خلاف جنگ عظیم دوم شروع کی تھی کیونکہ اس نے بے گناہ پولینڈ پر قبضہ کر لیا تھا، امریکہ نے گریناڈا پر حملہ کیا تھا کیونکہ وہاں کے

ایک جرنیل نے نہ صرف حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا بلکہ پانچ سو امریکی باشندوں کو حراست میں بھی لے لیا تھا، صدام حسین پر فوج کشی کیلئے کویت پر قبضہ کو بہانہ بنایا گیا، مگر غریب افغان عوام پر گزشتہ کئی دنوں سے گولے برسائے جارہے ہیں، راکٹ داغے جارہے ہیں، میزائل گرائے جارہے ہیں، مگر ابھی تک ان کا ''جرم'' نہیں بتایا گیا۔ کہا جارہا ہے کہ وہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالہ کردیں۔ امریکی اسامہ بن لادن کو انصاف کے کٹہرے میں لانا چاہتے ہیں مگر ان کے پاس ابھی تک ایسے ثبوت نہیں ہیں جسے وہ عدالت میں پیش کرسکیں۔ فرض کیجئے! اسامہ بن لادن کا کوئی جرم ہے تو ابھی تک ثابت نہیں کیا جاسکا۔ ایک غیر ثابت شدہ جرم کا بہانہ بنا کر محض شک کی بنیاد پر لاکھوں بے قصور انسانوں کو وحشیانہ ترین بمباری کا نشانہ بنانا بدترین دہشت گردی ہے، بے رحمی ہے، ظلم ہے، بدمعاشی ہے اور ریاستی غنڈہ گردی کی بدترین مثال ہے۔ ۱۳ر ستمبر کو امریکی صدر جارج بش نے جوشِ انتقام میں دہشت گردوں کے خلاف ''operation infinite justice'' (آپریشن لامحدود انصاف) کا اعلان کیا تھا، بعد میں اس آپریشن کا نام ''Infinite freedom'' (لامحدود آزادی) رکھا گیا، مگر حقیقت میں یہ آپریشن ''بے انتہا ظلم'' ''Infinite cruelty'' ہے۔ ایک ظلم کو ظلم نہ کہنا بھی بدترین ظلم ہے۔ بدمعاشی کو انصاف، اور درندگی کو آزادی کہنا لفظ انصاف کی توہین اور آزادی کے حقیقی تصور کی سخت تذلیل کے مترادف ہے۔ اگر ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو نشانہ بنانے والے ظالم دہشت گرد تھے، تو امریکہ بدترین دہشت گرد ریاست ہے، جو انسانوں کو انسان نہیں بلکہ حشرات الارض سمجھتا ہے۔ افغان عوام پر ڈھائے جانے والے اس بے انتہا ظلم کی معمولی درجہ میں حمایت بھی انسانی شرف کو گوارہ نہیں ہوسکتی۔

بے گناہ مظلوم، فاقہ زدہ غیور افغان عوام پر امریکہ نے چاروں اطراف سے جس قدر بہیمانہ بمباری کی ہے، اس کے لئے اردو لغت ہی نہیں دنیا کی کسی زبان میں مناسب لفظ موجود نہیں ہے۔ بربر قوم تو ''بربریت'' کے نام سے ویسے ہی بدنام ہے، چنگیز خان واقعی بہت ظالم تھا، مگر اس کی افواج نے جو کچھ کیا تھا تلواروں کے زور پر کیا تھا، ان کی لڑائی ہاتھوں کی لڑائی تھی، ان کے پاس ہلاکت آمیز میزائل اور بم نہیں تھے، ''بہیمت'' کا لفظ تو اس طرح کی بمباری کے لئے استعمال کرنا ایک بہت ہی نرم اصطلاح ہے۔ امریکی جو کچھ افغان عوام کے ساتھ کر رہے ہیں، انہوں نے اب تک جو عراقی عوام کے ساتھ کیا ہے، ان ظالموں نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر جو بم گرائے، ان بے رحموں نے جو ویت نامیوں کی نسل کشی کی، اس کی ہلاکت کو بیان کرنے کے لئے کوئی لفظ موجود نہیں ہے، اسے صرف اور صرف ''امریکیت'' کا نام دیا جاسکتا ہے۔ ظلم و جبر، سفاکی و بے رحمی، وحشت و بربریت، ہولناکی و انسان کشی جیسی درجنوں تراکیب کو اگر ایک لفظ میں بیان کرنا مقصود ہو تو وہ ''امریکیت'' کے علاوہ کوئی اور لفظ نہیں ہوسکتا۔

ایک معصوم اور ظلم کی چکی میں پسی ہوئی قوم پر ایک بھیڑیا صفت قوم آگ کے مہیب گولے برسا رہی ہے، رات کی تاریکی میں سوئے ہوئے لوگوں پر بموں کی بارش کی جارہی ہے۔ دن کو شہری آبادیوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے، بے گناہ

شہریوں کی ہلاکتوں کی خبریں آرہی ہیں، مگر ہائے افسوس! دنیا میں ایک ملک بھی نہیں جو ظالم کا ہاتھ روک سکے یا کم از کم اس کی سخت مذمت کر سکے۔ اگر کوئی عالمی ضمیر نام کی کوئی چیز تھی تو جان لینا چاہئے وہ بے ضمیری کے اندھے غار میں اتر چکی ہے، اگر بین الاقوامی قانون کا کوئی تقدس تھا، تو اس کے چیتھڑے کابل اور قندھار کے سنگلاخ پہاڑوں پر اڑ چکے، اگر کوئی عالمی عدالت انصاف تھی تو اس کے دروازے پر ''امریکیت'' کے قفل پڑ چکے، اگر کوئی انسانی حقوق کا چارٹر تھا، تو وہ امریکی جہازوں نے افغان سرزمین پر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے، اگر آدمیت کوئی مفہوم رکھتی تھی، تو آج وہ ایک بے معنی حرف سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ اگر انسانی تہذیب پر کوئی سرنازاں تھا، تو اس کا ناز دم توڑ چکا ہے، اگر عالمی سطح پر کہیں روشن خیالی کا کوئی پھریرا لہرا رہا تھا، تو ''امریکیت'' کے شعلوں کی نذر ہو چکا، امن پسندی کے بلند بانگ استعماری دعوے اپنا اعتبار کھو چکے، انسانی ہمدردی کے بہتے چشمے خشک ہو چکے، پان اسلام ازم اور اسلامی اخوت کا اگر کوئی حسین تخیل تھا تو آج وہ افغان سرزمین پر دم توڑ چکا ہے۔ افغان سرزمین، افغان عوام، اور انسانیت سر جوڑ کر نوحہ خواں ہیں۔ وہ پکار رہے ہیں، ہائے اسلامی اخوت کو کیا ہوا، وائے حسرت امن اور تکریم آدم کے نعرے وہ کیا ہوئے۔ ہائے انسانی حقوق کے منادوں کے گلے اب خشک کیوں ہو گئے، ہائے عالمی ضمیر کو موت کیونکر آ گئی۔ سسکتی روحیں پکار رہی ہیں ''امریکیت کے دیو سے بچاؤ'' گھروں میں سہمی بچیاں بلک رہی ہیں کہ ہے کوئی، جو انہیں ''بے انتہا ظلم'' سے نجات دلا سکے، نگاہیں فلک بہ انداز ہیں اس امید سے کہ خالق اپنی مخلوق پر توڑے جانے والے اس بے انتہا ظلم پر کب تک خاموش رہے گا۔ رحمان رب کریم کی رحمت کب جوش میں آئے گی؟ افغانستان کی سرزمین دورِ حاضر کے فرعون کے لئے دریائے نیل کی صورت کب اختیار کرے گی؟

قابل مذمت ہیں وہ لوگ، جو اس بے انتہا ظلم کی مذمت نہیں کرتے، قابل افسوس ہیں وہ صاحبانِ اقتدار جو عوام کے اس وحشیانہ قتل عام کو افسوس ناک تو قرار دیتے ہیں مگر ان کی عملی امداد نہیں کرتے، قابلِ رحم ہیں وہ دانشور جن کی ساری دانشوری پاکستانیوں کو ''حکمت و دانش'' کا درس دینے میں صرف ہو رہی ہے، مگر ان کی زبان سے امریکہ کے خلاف ایک بھی حرفِ مذمت نہیں نکل سکتا، قابلِ نفرت ہیں وہ تجزیہ نگار جو ٹی وی پر افغانستان میں وحشیانہ بمباری پر تبصرہ کرتے ہوئے زہرخندی سے باز نہیں آتے اور اپنی باچھیں کھولنے سے باز نہیں رہتے اور قابلِ تحسین ہیں وہ نہتے افغان عوام جن کے مکان تو بموں کی بارش سے ریزہ ریزہ ہو چکے، مگر جن کے آہنی عزائم سنگلاخ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط ہیں، جن کی زمین تو لرز رہی ہے۔ مگر جن کے قلوب کو ابھی تک لرزایا نہیں جا سکا۔ اور قابلِ مبارک باد ہے طالبان کی وہ قیادت، جو امریکی اور یورپی اقوام کی اس اجتماعی درندگی کے سامنے عزم و ہمت کی تاریخ مرتب کر رہی ہے۔ ایسی بہادر قوم کو سلام کرنے کو بے اختیار جی چاہتا ہے جو ایک ''سپر پاور'' کی درندگی کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے بعد اب دوسری ''سپر پاور'' کی درندگی سے دلیرانہ وار نبرد آزما ہے۔ حقیقی ''سپر پاور'' کے سامنے سر جھکانے والے کسی دنیاوی سپر پاور کے سامنے سرنگوں ہونا نہیں جانتے۔ آپریشن ''بے انتہا ظلم'' بالآخر اسی انجام کا شکار ہوگا جس کا ذائقہ سوویت یونین نے جارحیت کے بعد خوب چکھ لیا تھا۔ افغان باقی رہیں گے، طالبان باقی رہیں گے۔ (ان شاء اللہ)